اللہ کے کلمات کی وسعت وجامعیت اوراس کی فضیلت وبرکت

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْعَظَمَةِ وَالْجَلَالِ، وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ، أَحْكَمَ آيَاتِهِ، وَأَتَمَّ كَلِمَاتِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا﴾[1].

برادرانِ ملت اسلامیہ میرے عزیز دوستو! اللہ ربُّ العزت نے سورۂ کہف میں اپنے کلمات کی وسعت وجامعیت کو اس طرح واضح کیا ہے: ﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا﴾[2]، آپ فرمادیجئے کہ اگر میرے رب کے کو کلمات لکھنے کے لئے سمندر روشنائی بن

(١) النحل: ٣٠.
(٢) الكهف: ١٠٩.

جائے تو میرے رب کی باتیں ختم نہیں ہوں گی کہ اس سے پہلے سمندر ختم ہو چکا ہو گا چاہے اس کی کمی پوری کرنے کے لئے ہم ویسا ہی اور سمندر کیوں نہ لے آئیں ،آیت کریمہ میں اللہ کے کلمات سے اس کا علم مراد ہے [(١)]

یقیناً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا علم غیر محدود ہے اور کائنات کی ہر چیز کو محیط ہے اس کا فرمان ہے :(وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا) [(٢)] اس کا علم ہر شئ کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر چیز کی خبر رکھتا ہے، کلماتُ اللہ کا معنی اور مفہوم بہت وسیع اور جامع ہے اس میں خدائے عزّوجلّ کے اسماء حسنیٰ اور اس کی صفات مطہرہ بھی شامل ہیں [(٣)] نیز اس میں آیات الٰہی بھی شامل ہیں جو اللہ جلّ جلالہ کی عظیم قدرت اور انوکھی کاریگری پر دلالت کرتی ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ اگر دنیا کے سارے درختوں کو قلم بنادیا جائے اور تمام سمندروں کو سیاہی اور روشنائی بنادیا جائے پھر ساری مخلوق لکھنے میں مشغول ہوجائے [(٤)] تو

---

(١) تفسير البغوي: (٢٢٢/٣).
(٢) طه: ٩٨.
(٣) المفاتيح في شرح المصابيح (٢٢٢/٣).
(٤) تفسير البغوي (٥/ ٢١٢ تفسير القرطبي: (٧٦/١٤)

تمام قلم ختم ہو جائیں گے سمندروں کا پانی خشک ہو جائے گا[۱] لیکن خدائے واحد وقہار کے کلمات اور انکے معانی ختم نہیں ہوں گے خود اللہ جَلَّ جَلَالُهُ کا فرمان ہے: (وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ)[۲] اور زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہے اس کے علاوہ سات سمندر اس کے ساتھ اور مل جائیں (اور وہ روشنائی بن کر اللہ کے کلمات وصفات لکھیں) تب بھی اللہ کی باتیں ختم نہیں ہوں گی حقیقت یہ کہ اللہ تعالیٰ کامل اقتدار والا اور کامل حکمت والا ہے

اللہ کے کلمات پر ایمان ویقین رکھنے والو ! اللہ جَلَّ جَلَالُهُ کے کلمات میں اس کے پیغامات اور رسالات بھی شامل ہیں جن پر انبیاء ورُسُل عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ایمان لائے ہیں اسی طرح اس کے فرمانبردار بندے بھی ان

---

(۱) تفسير البغوي: ۳/۲۲۲، وتفسير ابن كثير: ۶/۳۱۱.
(۲) لقمان: ۲۷.

رسالتوں پر ایمان لائے ہیں باری تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی والدہ سیدہ مریم علیہما السلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے: (وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ)(١). اور انہوں نے اپنے رب کے کلمات اور پیغامات کی اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت کرنے والوں میں تھیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ساری باتیں اور تمام کلمات خبر دینے میں بالکل سچے ہیں اور اپنے احکام میں عدل وانصاف پر مشتمل ہیں خود اللہ ربُّ العزت کا اعلان ہے: (وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)(٢) اور آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف میں کامل ہے اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے وہ ہر بات سننے والا اور ہر بات جاننے والا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے کلام کی سچائی کو بالکل واضح اور مدلل کردیا ہے اس کا ارشاد ہے (وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ)(٣). اور وہ حق کو اپنے کلمات

---

(١) التحريم: ١٢.
(٢) الأنعام: ١١٥.
(٣) الشورى: ٢٤.

کے ذریعے ثابت کردیتا ہے وہ ہر بات سننے والا اور جاننے والا ہے۔ کلمات الٰہی کی عظمت وجلال کی بنا پر نبی کریم ﷺ اپنی وسعت کے بقدر اللہ کی حمد وثنا کیا کرتے تھے اور بکثرت یہ تسبیح پڑھا کرتے تھے: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ»(١). اللہ کی تسبیح اور اسکی حمد ہے، اسکی ساری مخلوق کی تعداد کے برابر اور اسکی ذاتِ پاک کی رضا کے مطابق اور اسکے عرش کے وزن کے برابر اور اسکے کلمات کی مقدار کے مطابق، آئیے دعا کریں کہ یا اللہ! ہم تیرے عمدہ کلمات اور پاکیزہ صفات کے ذریعے تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے لئے اپنے کلمات میں غور وفکر کو سہل کردے اور اپنی مرضیات پر عمل آسان بنادے نیز ہم سبکو عبادت و اطاعت کی توفیق دیدے (سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ* وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ* وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

(١) مسلم: ٢٧٢٦.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُجِيرُ مَنِ اسْتَعَاذَ بِكَلِمَاتِهِ، وَتَحَصَّنَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

اللہ کے کلمات کے ذریعے حفاظت اور پناہ چاہنے والو! نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کلماتِ الٰہی کے ذریعے حفاظت کی دعا کرتے اور اپنے کو نیز اہل و عیال کو اللہ کی پناہ میں دیتے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے دونوں نواسے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالی عنہما کو اللہ کی پناہ میں دیتے اور فرماتے: «**إِنَّ أَبَاكُمَا** -أَيْ: إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ- **كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ**»: تم دونوں کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اس دعا کے ذریعے حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق علیہما السلام کو اللہ کی پناہ میں دیتے دعا یہ ہے «**أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ**

لَامَّةٍ»(١). میں اللہ کے کلماتِ تامّہ کی پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سے اور ڈسنے والی مخلوق سے اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ سے، نبی رحمت ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کلماتُ اللہ کے ذریعے حفاظت کی دعا کرتے رہیں چنانچہ ارشاد ہے: «مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ جو شخص کسی منزل پر پڑاؤ کرے پھر یہ دعا پڑھ لے: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ، حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ»(٢) میں اللہ کے مکمل ترین کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی ہے تو وہاں سے کوچ کر جانے تک کوئی بھی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی ،أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ: کا مفہوم یہ ہے۔میں اللہ کے ان کلمات کے ذریعے اللہ کی حفاظت اور پناہ مانگتا ہوں جو اپنے معانی میں کافی ووافی ہیں ایسے مکمل ہیں کہ ان میں کوئی کمی نہیں ہے جو حفاظت کرنے والے ہیں ان بندوں کی جو ان کے ذریعے

---

(١) البخاري: ٣٣٧١.
(٢) مسلم: ٢٧٠٨.

حفاظت چاہتے ہیں اور نفع پہنچانے والے ہیں ان بندوں کو جو ان کلمات کی پناہ لیتے ہیں اور شفا کا ذریعہ ان بندوں کیلئے جو ان کلمات کو مضبوطی سے تھام لیتے ہیں[1] پس کیا ہی خوب ہو کہ ہم اپنے رب کی آیات میں غور وفکر کریں اپنے خالق ومالک کی عظمت کبریائی کا ادراک ویقین کریں اس کے کلمات کی تسبیح پڑھتے رہیں کلمات الٰہی کے ذریعے دعا کرتے رہیں اور اپنے لئے اور اپنے بال بچوں کیلئے نیز اپنے مال واسباب کیلئے ان کے ذریعے اللہ حفاظت مانگتے رہیں، هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ أَمَانَهَا وَاسْتِقْرَارَهَا، وَأَدِمْ رَخَاءَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَاكْلَأْهَا بِرِعَايَتِكَ، وَاشْمَلْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.**

(١) شرح النووي على مسلم (٣١/١٧) بتصرف.

اللَّهُمَّ وفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد وَنَائِبَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خليفة بن زايد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَضَاعِفْ أَجْرَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِهِمْ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.